# مسلمانوں کا جمالیاتی ذوق اور قرآن حکیم

ڈاکٹر رضاء الرحمٰن عاکف

پیغمبرآخر الزمان آقائے مسلمین رحمت اللعالمین حضرت احمد محمد مصطفیٰ ﷺ نے جس وقت اس جہان رنگ وبوکو اپنے وجودمسعود سے منور وتابناک فرمایا تو عرب میں جوخطوط رائج تھے وہ خط حیری (عربی کا قدیم نام ) کی مختلف شکلیں تھیں۔جن میں سے مشرقی حصہ میں رواج پانے والے کو ''خط کوفی'' اور مغربی حصے میں اثر ورسوخ حاصل کرنے والے کو''خط نسخ'' کہا گیا۔اول الذکر خط تقریباً دوسری صدی ہجری کے اوائل تک جاری رہا مگر کتابتی دشواریوں کے باعث عام رواج نہ پاسکا۔اس کے برعکس خط نسخ اپنی سہولت کے بموجب بتدریج ترقی کرتارہا۔ ۵۰ھ؁ ۶۷۰؁ کو خط کوفی میں نقطہ واعراب نہیں لگائے جاتے تھے۔لیکن جب قرآن شریف نازل ہونا شروع ہوا۔اورقرآن شریف کےمتن میں ترمیم ہوکرمعنی بدل جانے کا خدشہ ہوا تو ابوالاسودنے جوحضرت علی علیہ السلام کے شاگرد رشید تھے، اعراب ونقوط ایجاد کئے۔اس ضمن میں جو روایات''تحقیقات ماہر'' میں درج ہے وہ یقیناً قارئین کرام کی دلچسپی کے منافی نہیں ہوگی۔ابوالاسودنے بصرہ میں ایک شخص کوقرآن پڑھتے ہوئے سنا قاری جب اس آیت پر پہنچا انّ اللّٰه برئ مّن الْمُشْرِكِيْنَ وَرُسُوله تو اس نے لام پر بجائے پیش کے زبر پڑھا جبکہ تبدیل حرکت سے معنی پربھی اثر پڑا''ابوالاسود'' کی غیرت ایمانی نے اس بات کو برداشت نہ کیا۔اور اس نے حاکم بصرہ کے پاس پہنچ کر ایک کاتب کا انتخاب کیا اس کاتب کو اپنے پاس بٹھا کر'' ابوالاسود نے ہدایت کی کہ میں قرآن مجید تلاوت کرتاہوں جس حرف کو ادا کرنے میں میرا منھ کھل جائے اس کے اوپر ایک نقطہ''زبر لگادینا۔اور جس حرف کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹ مل جائیں اورمنھ گول کرکے اداکروں اس کے آگے ایک نقطہ''پیش'' لگادو۔نیز جس حرف کو اداکرنے میں حرف آواز کا رخ پیچھے کی جاب ہو اس کے نیچے ایک نقطہ''زیر''لگادو۔کاتب نے اس پر عمل کیا۔اورعرصۂ دراز تک تقریباً سو برس یہ نقطے اسی طرح رائج رہے۔

مندرجہ بالا بحث کے ذریعہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانۂ مبارکہ تک فن خطاطی میں کوئی قابل ذکرترقی نہیں ہوئی۔حتیٰ کہ اعراب وتشخیص خطوط بھی اسلامی دور کی ایجاد ہیں جو تصحیح متن اورتشخیص حروف میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔سطور بالا سے یہ بھی منکشف ہوا کہ ایجاد

نقوط کا سبب صرف اور صرف قرآن حکیم کی صحیح تلاوت تھی۔ اس بحث سے ہمارا مقصد یہ بات واضح کردینا ہے کہ عہد اسلام کی فنی ترقی کی رفتار اپنے سے پہلے کے دور کی ترقی کی مثال کچھوے اور خرگوش کی چال کی مشابہ ہے۔

## عہد بنی امیہ

تاریخی اعتبار سے کچھ اور آگے بڑھنے کے بعد جب ہم اموی دور حکومت میں پہنچتے ہیں تو خلیفہ عبد الملک بن مروان کا کارنامہ ہمارے سامنے آتا ہے یعنی گورنر عراق حجاج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کی ایماء پر علماء وفضلاء کے مشورہ سے پہلے ابو الاسود کی مجوزہ علامت میں مزید اصلاحی ترامیم کیں۔ اور نصر بن عاصم نے تشخیص نقوط بھی رائج کئے اور ابو الاسود کے ایجاد شدہ ''اعرابی نقوط'' اس وقت تک رائج رہے جب تک کہ خلیل بن احمد بصری التوفی ۱۷۰ھ ۷۸۶ء نے موجودہ علامات، زبر زیر اور پیش، ایجاد کئے۔ واضح ہو کہ یہ خلیل بن احمد ہی ہیں، جو علم عروض وعلم نحو میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ جن کے ذریعہ اعرابی نقوط کو مذکورہ الفاظ سے منسوب کرنے کے بارے میں میری تحقیق یہ ہے کہ چونکہ زبر کے معنی اوپر کے آتے ہیں، اس لئے انہوں نے ابو الاسود کے لگائے ہوئے اوپر کے نقوط کو ''زبر'' کا نام دیا۔ اس طرح حرف کے نیچے لگے ہوئے نقطے کو ''زیر'' کا نام دیا کیوں کہ ''زیر'' کے معنی نیچے کے آتے ہیں۔ لفظ ''پیش'' اپنے معنی آگے کے رکھتا ہے۔ پس ابن احمد نے حرف سے آگے لگے ہوئے نقطہ کو ''پیش'' کا نام دیا۔ لیکن ابن احمد کی اس ایجاد کے بارے میں محققین میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگ اس کارنامے کو حجاج بن یوسف کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وَاللّٰه اَعْلَم باالصّواب۔

## عہد عباسیہ

عہد عباسیہ کے علمی وفنی دور میں، جب دنیا کے تمام علوم عالم اسلام میں سمٹے چلے آرہے تھے، اسحاق بن حماد التوفی ۲۱۰ھ ۸۲۵ء نے خط کوفی سے بارہ طرزیں ایجاد کیں۔ طومار، سجلات، عہود، موامرات، امانات، دیباچ مدبج، مرصع، ریاش، غبار، حسن، بیاض یہ طرزیں کافی مفید اور مقبول خاص وعام ہوئیں۔ موصوف کے بعد اسی دور حکومت میں ''ابن مقلہ'' کا نام بھی کافی اہمیت کا حامل ہے جو اپنے وقت کا امام فن اور پیغمبر قلم تسلیم کیا۔ اگرچہ اسحاق بن حماد نے مندرجہ بالا بارہ طرزیں

ایجا دکیں مگر خط ایک ہی تھا۔ جبکہ اس کے برعکس ''ابن مقلہ'' نے خطوط کوفی سے ہی مزید چھ خط اختراع کئے۔ جوفن خطاطی میں اپنا خاص مقام رکھتے ہیں۔''ابن مقلہ'' کے ایجاد کردہ خطوط مندرجہ ذیل ہیں۔

خط ثلث ، خط نسخ، خط توقیع ، خط رقاع، خط محقق ، ریحان خط یہ خطوط موصوف نے ۳۱۰ھ ۹۳۲ء میں ایجاد کئے۔ اس کے بعد ۳۲۲ھ ۹۳۴ء میں حسن فارسی نے خطوط رقاع وتوقیع سے ایک نیا خط ''تعلیق''، مستنبط کیا جس کو ''خط دیوان'' بھی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح خط نسخ اور تعلیق سے امیر تیمور گورگان کے زمانے میں، تقریباً ۱۳۶۸ء تا ۱۴۰۵ء کے درمیان، میر علی تبریزی نے ''نستعلیق'' کے نام کا نیا خط ایجاد کیا۔ مذکورہ بالا خطوط کے علاوہ بھی اور خط ہیں جن میں سے کچھ تواب پوشیدگی میں ضم ہو چکے ہیں۔ جیسے خط بابری اور خط بہاری وغیرہ۔ اور کچھ آج تک اپنی پوری شان کے ساتھ موجود ہیں۔ جن میں خطوط مصنوعہ قابل ذکر ہیں۔ یہ خطوط زیادہ تر مرصع ومزین کتابت کے واسطے استعمال ہوتے ہیں۔

خطوط اور صاحب خطوط کا اجمالی تعارف کرانے سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ قارئین کہ سامنے فن خطاطی کی تاریخی حیثیت بھی آجائے۔ نیز یہ بات بھی ان پر واضح کردی جائے کہ نہ صرف فن خطاطی کا عروج اسلامی دور میں ہوا بلکہ مسلمان علماء کی کاوشوں نے اس فن کو غیر معمولی فروغ عطا کیا۔ ورنہ اس سے پہلے تو اس کوفن کتابت کا نام دینا بھی زیادہ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ مندرجہ بالا سطور میں ہم یہ بات بھی ثابت کرآئے ہیں کہ مسلمان خطاط نے اتنی تحقیق اور کاوشیں صرف اور صرف کلام اللہ کو جمالیاتی رو سے مرصع ومزین کرنے کے واسطے انجام دیں اگر چہ مسلمان علماء کے ایجاد شدہ کچھ خطوط ایسے بھی تھے جومسجد ومحلات وغیرہ میں کتبے لگانے کے واسطے مخصوص تھے۔ جن میں اسحاق بن حماد کے ایجاد کئے ہوئے خطوط سرفہرست ہیں۔ لیکن ہم کو یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہئے کہ مسجد ومحلات میں جو کتبے نقش کئے جاتے تھے۔ تو ان میں زیادہ تر قرآن حکیم کی آیات ہی تحریر کی جاتی تھیں۔

بہرحال تاریخی شواہد کی روشنی میں فن خطاطی کو پروان چڑھانے والے مسلمان ماہرین فن کتابت کو اس عمل پر مجبور کردینے والا ان کا جذبۂ عشق قرآن تھا۔ قرآن حکیم سے اہل اسلام کی اسلامی محبت کو ثابت کرنے کے لئے ہم مندرجہ ذیل سطور میں ان خطاط کے بارے میں تحریر کررہے

ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی قرآن حکیم کی خدمت سمجھا۔ واضح ہو کہ اس حقیقت سے ہم نے صرف ان کاتبان قرآن کا ذیل میں ذکر کیا ہے جنہوں نے مکمل قرآن یا تعداد میں زیادہ قرآن تحریر فرمائے۔ البتہ خوف طوالت کے مدنظر سے ان حضرات کو نظر انداز کیا جارہا ہے، جنہوں نے چند آیات یا سوروں کی کتابت کی ہے۔

۱۔ مولانا ابراہیم استر آبادی: عہد اکبری کے خط نسخ ونستعلیق کے استاد ہیں ان کا قلمی قرآن مجید'' خط غبار'' جن میں اور بھی متعدد خوبیاں ہیں ۹۵۷ھ ۱۵۵۰ء کا تحریر شدہ یہ نسخہ متبرکہ دہلی میوزیم میں موجود ہے۔ ۱

۲۔ ابن بواب: ان کا پورا نام ابوالحسن علاء الدین علی بن ہلال ہے۔ مگر یہ اپنے نام کی بہ نسبت عرف سے زیادہ پہچانے جاتے ہیں۔ ابوعبداللہ بن اسد کے اس ہونہار شاگرد نے اپنی عمر میں چوسٹھ ۶۴ قرآن مکمل طور پر لکھے۔ آخر میں ۴۲۳ھ ء ۳۲۔ ۱۰۳۳ء میں بمقام بغداد انتقال کیا اور امام احمد بن حنبلؒ کے جوار میں دفن ہوئے۔ ۲

۳۔ ابوحنیفہ: اصل نام عبدالرحمٰن بن حسن زوزنی تھا۔ موصوف بلند پایہ محدث اور خط نسخ کے بہترین خوشنویس تھے۔ چارسو ۴۰۰ قرآن مجید اپنی حیات میں رقم کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ۴۵۵ھ ۱۰۶۳ء میں مکہ معظّمہ کے دوران سفر انتقال فرمایا۔ ۳

۴۔ مولانا میر احمد تبریزی۔ ایران کے بے مثل خوشنویس نسخ گزرے ہیں۔ ان کا قلمی قرآن مجید نور الدین بن مصطفیٰ ترکی کے عجائب خانہ کی زینت بنا ہوا ہے۔ خوس خطی کی وجہ سے اس قرآن کا نمونہ'' پیدائش خط خطاطان'' نام کی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۳۵ پر طبع ہو چکا ہے۔ ۴

۵۔ اسداللہ کرمانی: شیخ محمد کرمانی سے علمی استفادہ کیا۔ ان کا قلمی قرآن مجید کتب خانہ ایاصوفیہ میں محفوظ ہے۔ ۸۹۲ھ ۱۴۸۸ء میں انتقال ہوا۔ ۵

۶۔ سلطان بایستغر مرزا۔ امیر شاہ رخ مرزا خلف امیر تیمور صاحب قرآن کے بیٹے تھے۔ چھ قسم کے خطوط میں مہارت رکھتے تھے۔ فن خطاطی کے ساتھ ساتھ فن شاعری سے بھی رغبت تھی۔ ان کے ایک قلمی قرآن کو مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ نمائش نے محطوظ کر رکھا ہے۔ ۸۳۰ھ ۱۴۲۷ء ان کا سال وصال ہے۔ ۶

۷۔ مولوی سید بہادر علی مولوی سید جمال علی کے فرزند تھے۔ جو رام پور کے رہنے والے

تھے۔ نواب سید محمد سعید خاں کے ندیم خاص تھے۔ خط نسخ میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔ ان کے قلمی قرآن متعدد مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ پچاس سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ۷

۸۔ شاہزادہ پرویز: یہ شہنشاہ جہانگیر کے فرزند دوم تھے۔ ایسا قابل فخر شہزادہ ہے۔ جس نے کتابت قرآن میں اپنی عمر صرف کردی۔ خط نسخ میں عمدہ خوشنویسی کرتے تھے۔ ۱۰۳۰ھ م ۱۶۲۶ء میں بمقام برہان پور وفات پائی۔ ۸

۹۔ سید حسن رضا: سید حسن شاہ کے ہونہار فرزند تھے، جن کے اسلاف بعہد ہمایوں مدینہ منورہ سے ہجرت فرما کر قصبہ کاکوری میں مقیم ہوئے۔ ان کے قلمی قرآن مجید آج بھی ان کی یاد دلانے کے واسطے کافی ہیں۔ ۱۸۸۰ء میں بمقام رامپور دنیائے فانی کو الوداع کہا۔ ۹

۱۰۔ دوست محمد ہراتی: گیارہویں صدی ہجری مطابق سترہویں صدی عیسوی میں انتقال کرنے والا یہ شخص صاحب علم وفضل اور نسخ ونستعلیق کا باکمال استاد تھا۔ شاہ طہماسپ کی درخواست پر ایک قرآن مجید لکھا اور انعام سے سرفراز ہوئے۔ ۱۰

۱۱۔ شیخ احمد: سہروردی نامی ایک چھوٹے سے قصبہ کے باشندے اور نامور خطاط یا قوت مستعفی کے قابل ذکر شاگرد تھے۔ اپنی عمر عزیز میں ۲۳ قرآن مجید کتابت فرمائے۔ ۷۳۰ھ ۱۲۲۱ء میں انتقال فرمایا ایک قرآن مجید آج بھی کتب خانہ ابا صوفیہ میں موجود ہے۔ ۱۱

۱۲۔ صغیر الدین: انہوں نے ایک قرآن شریف بہت بڑے سائز پر خط طغرا میں لکھنا شروع کیا۔ اس قرآن کی خوبی یہ تھی کہ ہر صفحہ پر ایک آیت کا طغرا بنایا گیا تھا اور کوئی بھی طغرا کسی دوسرے طغرے کے مشابہ نہ تھا۔ اس طرح حاشیہ کی بیلیں بھی متفرق تھیں۔ کافی محنت ومشقت کے باوجود صرف دو پارے ہی مکمل کرپائے تھے کہ زندگی نے وفا نہ کی۔ موصوف کے بعد ان کے فرزند نے اس کے مکمل کرنا چاہا، مگر وہ ناکام رہے۔ ۱۲

۱۳۔ عباد اللہ خاں: یہ فانی فیض اللہ کے صاحبزادے تھے۔ خط نسخ کو اپنے چچا قاضی عصمت اللہ کے خط سے اس طرح ملا دیا کرتے تھے کہ مبصرین شناخت کرنے سے قاصر رہتے۔ اکثر قاضی صاحب کے شروع کئے ہوئے قرآن مجید ہی پورا کیا کرتے تھے۔ بارہویں صدی ہجری مطابق اٹھارہویں صدی عیسوی کے باکمال خوشنویس تھے۔ ۱۳

۱۴۔ عبد اللہ حداد ''یا قوت رقم'': عہد شاہجہانی کے اس بے مثال خطاط کا نام عبد اللہ تھا جو

اپنے معاصرین سے خوشنویسی میں سبقت لے گیا تھا۔ انہوں نے اورنگ زیب کی خدمت میں ایک ایسا قرآن شریف پیش کیا جو صرف تیس ۳۰ اوراق پر مشتمل تھا۔ جس سے خوش ہوکر اورنگ زیب نے ان کو ''یاقوت رقم'' کے خطاب سے سرفراز کیا۔ اپنی ایک حمائل شریف بطور یادگار چھوڑ کر ایران چلے گئے۔ مذکورہ حمائل شریف دہلی میوزیم میں محفوظ ہے۔ ۱۴

۱۵۔ عبد القادر خراسانی: نویں صدی ہجری مطابق چودھویں صدی عیسوی کے اس باکمال خطاط کے والد کا نام سید عبد الوہاب تھا۔ مختلف خطوط بہت خوب لکھتے تھے۔ ان کی شہرت سے متاثر ہوکر امیر تیمور نے ان کو اپنے پاس بلا کر منشی خاص بنالیا۔ استنبول کے تاریخی کتب خانے آج بھی ان کے قلمی قرآن کو محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ عربی خط میں یاقوت مستعصمی سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ ۱۵

۱۶۔ عبد اللہ آش پز: یعقوب مستعصمی کے شاگرد تھا۔ ہرات میں پیدا ہوئے اور بغداد میں آکر یعقوب کی شاگردی اختیار کی۔ کثرت محنت ومشق کی بناء پر یاقوت کے خط میں اپنا خط ملا دیا۔ تباہی بغداد کے بعد ہندوستان آکر کافی اثر ورسوخ حاصل کیا۔ فن شاعری میں بھی طبع آزمائی کیا کرتے تھے۔ پینتالیس قرآن اپنی یادگار چھوڑ کر چھیاسٹھ سال کی عمر میں ۸۸۰ھ م ۱۴۷۵ء میں انتقال فرمایا۔ ۱۶

۱۷۔ قاضی عصمت اللہ: قرآن شریف اور حمائل لکھ کر روزی کمانے والا یہ خوشنویس خط نسخ میں کافی مہارت رکھتا تھا۔ اس نے بہت سے قلمی قرآن مجید حمائل شریف بطور یادگار چھوڑے۔ بالآخر ۷۳-۱۲۷۲ء میں دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ۱۷

۱۸۔ غلام محی الدین: وطناً رامپوری تھے علم وفضل کے ساتھ ساتھ پروردگار نے انہیں زہد واتقا بھی بخشا تھا۔ اسی کی بناء پر قرآن شریف لکھ لکھ کر مساکین کو مفت تقسیم کیا کرتے تھے۔ اپنے وطن رامپور میں ہی انتقال کیا۔ ۱۸

۱۹۔ فیض اللہ: مشہور خوشنویس قاضی عصمت اللہ کے بڑے بھائی تھے۔ انہی کی طرح خط نسخ میں کمال حاصل کیا۔ ان کے متعدد قلمی قرآن مجید یو۔پی وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ ۱۹

۲۰۔ قاسم علی شاد: فن شاعری سے شغف ہونے کی وجہ سے ''شاد'' تخلص کرتے تھے۔ ریاست انبالہ کے رہنے والے تھے اور خط نسخ ونستعلیق اور خطوط مصنوعہ میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ قلمی قرآن شریف اور چند کتب بطور یادگار آج بھی محفوظ ہیں۔ ایک کتبہ در خط گلزار، جو ایک مسجد میں

منقوش ہے اپنی باریکی اور پختگی مداد کی وجہ سے زبان زد خاص وعام رہا۔ ۲۰

۲۱۔ میر کرم علی۔ کوچہ چیلان دہلی میں رہتے تھے۔موصوف تیرہویں صدی ہجری کے ان خوشنویسوں میں سے ہیں، جنہوں نے قاضی عصمت اللہ خاں سے اصلاح لی۔ میر کرم علی نے متعدد کلام اللہ یادگار چھوڑے ہیں۔ ۲۱۔

۲۲۔ مبارک شاہ قطب: خط نسخ کے اعلیٰ استاد تھے۔ اپنی زندگی میں چوالیس قرآن شریف لکھے۔ ان کا سنہ وفات ۷۱۰ھ ۱۳۱۰ء ہے۔ ۲۲

۲۳۔ محراب تبریزی: فن خوشنویسی کے ساتھ ساتھ ادب میں بھی فضل وکمال حاصل تھا۔ ۹۰۹ھ م ۱۵۰۴ء کا تحریر شدہ ایک قرآن شریف مسجد ابراہیم ،استنبول، میں بطور شاہکار علمی موجود ہے۔ سنہ مذکورہ میں ہی انتقال فرمایا۔ ۲۳

۲۴۔ محمد عارف ''یاقوت خان'': شاہ عالم کے دربار سے'' یاقوت خان'' خطاب حاصل کیا۔ ثلث ونسخ میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ اور یہ عربی خط کی ایک خاص طرز کے موجد بھی ہیں۔ ان کے قلمی شاہکاروں میں سے ایک قرآن ابھی بھوپال سے شائع ہوا ہے۔ اور دوسرا قرآن جو ۱۰۸۰ھ ۱۶۶۹ء کا تحریر شدہ ہے۔ دہلی میوزیم میں موجودہ ہے بارہویں صدی ہجری مطابق اٹھارویں صدی عیسوی میں ان کا انتقال ہوا۔ ۲۴

۲۵۔ شہنشاہ محی الدین اورنگ زیب۔ ہندوستان کے خاندان مغلیہ کے تمام سلاطین میں صرف محی الدین اورنگ زیب کو فن کتابت سے خصوصی لگاؤ تھا۔ ان کا دور حکومت ۱۶۵۸ء تا ۱۷۰۶ء ہے۔ موصوف خط نسخ ونستعلیق کے کامل خوشنویس تھے۔ شاہی ذمہ داریوں کے باوجود کتابت قرآن کرکے اپنے ذاتی اخراجات خود پورے کیا کرتے تھے۔ ان کا ایک قلمی نسخہ کلام مجید سلطان ٹیپو کے عالی شان علمی خزانہ میں گوہر نایاب تھا۔ جواب کتاب خانۂ انڈیا آفس، لندن، میں موجود ہے۔ ۲۵

۲۶۔ نواب ملکہ جہاں: نواب محمد علی شاہ کی ملکہ، لکھنؤ کی رہنے والی تھیں، آپ نے ایک قرآن مجید اور دیگر شاہکار بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ حضرت سیدۃ النساء کی سوانح عمری بھی ان کا قلمی شاہکار ہے۔ ۲۶

۲۷۔ میر کی شیرازی: سلطان سلیمان خاں کے دربار سے خلعت وانعام پانے والے میر سید احمد مشہدی کے سامنے پہلوئے تلمذ طے کیا۔ ایک قرآن مجید قلمی شاہکار کے طور پر سلطان بایزید

کے مقبرے پر محفوظ ہے، جو ناظرین کو اپنی پاکیزگی ولطافت کی وجہ سے محو حیرت کر دیتا ہے۔ [۲۷]

۲۸۔ یاقوت مستعصمی: ان کا اصلی نام جمال الدین ہے، مگر عرف سے ہی پہچانے جاتے ہیں۔ خلیفہ مستعصم باللہ کے غلام تھے۔ جو خاندان عباسیہ کا آخری خلیفہ تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زیست میں ایک ہزار قرآن مجید لکھے، لیکن محققین اس قول کو مبالغہ آمیز تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے قلمی شاہکاروں میں سے ایک قرآن شریف استنبول، ترکی، کے تاریخی کتب خانہ میں موجود ہے، جو ۵۵۱ھ، ۱۱۵۶ء کا تحریر شدہ ہے۔ اور دوسرا جو ۶۵۴ھ کا رقم شدہ ہے، سلطان سلیم شاہ ترکی کے مقبرہ پر موجود ہے۔ ۶۶۲ھ ۱۲۸۱ء کا مکتوبہ مصر کے کتب خانہ میں نیز ۵۵۱ھ ۱۱۵۶ء پہلے کے بھی متعدد قرآن موجود ہیں۔ ان کا تحریر کردہ ایک رحل دہلی میوزیم میں موجود ہے۔ [۲۸] جس کی سنہ تحریر ۶۸۰ھ ۱۲۸۱ء درج ہے۔ ان کا سنہ وفات ۶۶۷ھ ۱۲۶۸ء ہے۔ [۲۹]

ان نامور کاتب حضرات کے اس مختصر تذکرہ کے ذریعہ اس حقیقت کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ دین مبین اسلام اور خداوند عالم کی مقدس کتاب قرآن مجید سے غیر معمولی عشق مختلف علوم وفنون کی تخلیق کا باعث رہا ہے۔ یہ ماہرین فن کتابت اپنی کاوشوں سے قرآن حکیم کو جمالیاتی طور پر مرصع اور مزین کرنا چاہتے تھے اور اُن کا یہ عشق ہی ان کی ابدی زندگی ضامن بن گیا۔ فن پاروں کی موجودگی اس کے خالق کے ذکر کی بقا کی ضمانت ہے۔

**حوالہ جات:**


۱۔ پیدائش خط وخطاطان، ص ۱۱۴۔

۲۔ تذکرہ خوشنویساں۔ اور پیدائش خط وخطاطان، ص ۱۲۰

۳۔ پیدائش خط وخطاطان، ص ۱۲۲

۴۔ پیدائش خط وخطاطان، ص ۱۳۴

۵۔ پیدائش خط وخطاطان، ص۱۱۹

۶۔ تذکرہ خوشنویساں، ص ۴۵

۷۔ تذکرہ کاملان رامپور، ص ۸۶

۸۔ تحقیقات ماہر، ص ۴۲

۹۔ تذکرہ کاملان رامپور، ص ۱۰۳

۱۰۔ پیدائش خط وخطاطان، ص۱۵۷

۱۱۔ پیدائش خط وخطاطان ،ص ۱۳۰
۱۲۔تاریخ عالم آرائے عباسی،ص ۱۷۱
۱۳۔تذکرہ خوشنویسان ،ص ۱۱۰
۱۴۔تذکرہ خوشنویسان،ص ۱۲۵
۱۵۔ پیدائش خط وخطاطان ،ص ۲۰۳
۱۶۔ پیدائش خط وخطاطان ،ص ۱۹۶
۱۷۔تذکرہ خوشنویسان ،ص ۱۲۶
۱۸۔تذکرہ کاملان رامپور،ص ۳۰۵
۱۹۔تذکرہ خوشنویسان ،ص ۱۲۷
۲۰۔ پیدائش خط وخطاطان ،ص ۲۱۲
۲۱۔تذکرہ خوشنویسان ،ص ۱۲۸
۲۲۔ پیدائش خط وخطاطان،ص ۱۲۴
۲۳۔ پیدائش خط وخطاطان،ص ۲۲۴
۲۴۔تذکرہ خوشنویسان ،ص ۲۶
۲۵۔رسالہ درس ،مضمون چند لمحے سلطان ٹیپو کے کتب خانے میں ،ص ۸۹
۲۶۔ ہنر وہنر مندان اودھ،ص ۲۶
۲۷۔ پیدائش خط وخطاطان،ص ۲۳۷
۲۸۔فہرست مخطوطات دہلی میوزیم،ص ۴۰
۲۹۔ پیدائش خط وخطاطان ،ص ۲۴۱

(املا اور خطاطی کے لئے ملاحظہ ہو’ تاریخ املا وخطاطی ، از شیخ ممتاز حسین جونپوری۔ مدیر)

۞